بہار قانون ساز کاؤنسل

دلت ادب - ورک شاپ

۸ / ۹ دسمبر ۱۹۹۶ء

راج بھاشا کمیٹی
بہار قانون ساز کاؤنسل پٹنہ

دلت ادب : ورک شاپ

(۸ / ۹ دسمبر ۱۹۹۶ء پٹنہ)

تجویز: مراٹھی ادب کی طرح معاصر ہندی ادب میں بھی دلت ادب لکھا جارہا ہے۔ اس کے بنیادی عناصر میں سماجی انصاف کے تصور پر مبنی ڈاکٹر امبیڈکر کے افکار و خیالات اہم ہیں۔ آزادی کے بعد پانچویں دہائی سے ہی مراٹھی میں دلت ادب پورے آب و تاب سے شروع ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ تحریک کنڑ ادب میں بھی عام ہوئی۔ ہندی میں اس کی شروعات ساتویں دہائی سے ہوئی۔

ویسے ہندی ادب میں دلت معاشرے کی نمائندگی زمانہ قدیم سے ہی دریافت کی جاسکتی ہے۔ دور قدیم کے مشہور شاعروں میں بیشتر دلت معاشرے سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ بھکتی کال میں کبیر، نابھاداس سے لے کر دلویدی یگ کے ہیرا ڈوم تک، جن کی کویتا "اچھوت کا شکایت" ۱۹۱۴ء میں "سرسوتی" میں شائع ہوئی تھی، دلت معاشرے کے مثبت ادب میں شمار کی جاتی ہے۔ لیکن اس معنی میں وہ دلت ادب نہیں کہا جاسکتا، جس معنی میں آج سمجھا جاتا ہے۔ آج دلت ادب سماجی انصاف کے واضح شعور کا متبادل ہے۔ اس کے باطن میں ڈاکٹر امبیڈکر اور مہاتما جیوتی با پھلے کے سیاسی و ثقافتی اقدار پوشیدہ ہیں۔ ابتدائی دور یا دور وسطی کے دلت شعراء کی تحریکات ان کے بھکتی جذبات میں دب سی گئی تھیں۔ جب کہ آج کے ادب میں جدو جہد اور مخالفانہ شعور زیادہ ملتا ہے۔

غالباً ہندوستانی سماج میں نسلی امتیاز و تفریق جیسی برائیوں کا زیادہ شکار دلتوں اور ان کی عورتوں کو ہونا پڑا ہے۔ ہندی خطوں کی زمیندارانہ روایت میں ان کا متواتر استحصال ہوتا رہا ہے۔ اس لئے عورتوں، پسماندوں اور دلتوں کی حالت ہندی علاقوں میں زیادہ قابل رحم رہی ہے۔ تحریک آزادی کے وقت سے ہی اس ہندی پٹی میں بیداری لانے کے لئے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے بے انتہا کاوشیں کیں۔ اس لئے ہندی پٹی کے دانشور طبقے اور عام باشندوں پر ڈاکٹر امبیڈکر کے علاوہ ڈاکٹر لوہیا کا زبردست اثر پڑا۔ پانچویں دہائی میں شروع ہونے والے ہندی جدید ادب پر لوہیا کا اثر واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ آمرانہ نظام اور زمیندارانہ ذہنیت کے خلاف لوہیا نے ہندی پٹی میں مظلوم، دلت، پسماندہ اور عورتوں کو جگایا اور

سماجی انصاف کی لڑائی تیز کی۔ اس طرح ہندی میں دلت ادب کی جو زمین تیار ہوئی ہے اس میں ڈاکٹر امبیڈکر اور ڈاکٹر لوہیا دونوں کا رول نہایت اہم ہے۔ انہیں کے افکار و خیالات کے پیش نظر دلت ادب لکھا جارہا ہے۔

لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ مراٹھی یا کنڑ کی طرح ہندی کے دلت ادب کا کوئی منظم ڈھانچہ سامنے نہیں آیا ہے۔ مختلف اخبار و جرائد میں یہ تخلیقات شائع ہوتی رہی ہیں۔ کچھ مصنفوں کی کتابیں بھی شائع ہوئی ہیں۔ لیکن ہندی میں دلت ادب پر کوئی سنجیدہ بحث ابھی تک نہیں ہو پائی ہے، جس سے الگ ادبی تحریک کے طور پر اس کی پہچان بن سکے۔ انہیں باتوں پر غور و فکر کرنے کے لئے پٹنہ میں ۸، ۹ دسمبر ۹۶ء کو دو روزہ ورک شاپ منعقد کرنے کی تجویز ہے۔

ورک شاپ کا ڈھانچہ: دلت ادب سے متعلق یہ ورک شاپ ملکی پیمانے پر ہوگا۔ خاص طور سے اس میں ہندی کے دلت ادب پر بحث و مباحثہ ہوگا۔ اور اس کے مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کیا جائے گا۔ لیکن اس ورک شاپ میں دوسری ہندوستانی زبانوں کے دلت مصنفوں کو بھی مدعو کیا جائے گا۔ تاکہ ان کے تجربات سے ہندی مصنفین فیض یاب ہو سکیں۔ اور تبادلہ خیال کا عمل شروع ہو۔

یہ ورک شاپ دو سیشن میں ہوگا۔ ۸ دسمبر کا پہلا دور افتتاحی ہوگا۔ دوسرے دور میں دلت ادب کے فکری پہلوؤں پر گفتگو ہوگی۔ ۹ دسمبر کو پہلے مرحلے میں کچھ مشہور دلت تخلیقات سنائی جائیں گی۔ اور دوسرے مرحلے میں تخلیقات کا تجزیہ اور اس پر مثبت تنقید کی جائے گی۔

ورک شاپ کے مجوزہ موضوعات:

(الف) دلت ادب کے ارتقاء کا تاریخی پس منظر

(ب) دلت ادب کی سماجیات

(ج) آزادی کے بعد کی صورت حال اور ہندی کا دلت ادب

(د) دلت ادب کی جمالیات

(ر) دلت ادب کے تعلیم و تدریس کے مسئلے

سیدھی کمر

اس دور کی سب سے بڑی فتح ایک داخلی تبدیلی ہے
اس دور نے کالے لوگوں کے ذہنوں اور روحوں کو بدل ڈالا ہے
اس دور نے کالے لوگوں کو عزت نفس اور خود اعتمادی کی دولت سے مالامال کر دیا ہے
اس دور میں کالے لوگ تن کر کھڑے ہو گئے ہیں
اور جان گئے ہیں کہ
کوئی شخص آپ کی کمر پر اس وقت تک سوار نہیں ہو سکتا
جب تک کہ وہ جھکی ہوئی نہ ہو

مارٹن لوتھر کنگ

ترجمہ: خالد سہیل

رابطہ

پروفیسر جابر حسین ——— دفتر: 223819 ، 223245
چیرمین ——— 233129 ، 224667
فیکس: ——— 224667

رہائش:
247 ایم آئی جی، لوہیا نگر، کنکڑباغ، پٹنہ۔ فون: 351255 ، 354077